تشہد میں اشارہ کے احکام

تشہد میں اشارہ جمہور سلف کے نزدیک سنت ہے۔اشارہ کے بعد حرکت ہے یا نہیں؟ صحاح کی ۲۹/احادیث میں صرف ایک حدیث میں حرکت کا ذکر ہے۔اشارہ کے طریقے، کیا اشارہ بدعت ہے؟ اشارہ کے متعلق چند مفید باتیں: مثلا اشارہ کے مسئلہ پر تیس رسائل' شہادت کی انگلی کو سبابہ کہنے کی وجہ، انگلی اٹھانے کی مقدار اور جہت' اشارہ کے بعد حلقہ کھول دیا جائے یا نہیں؟ وغیرہ امور پر مشتمل مختصر و مفید رسالہ۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیۃ

عرض مرتب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله و کفی ، و سلام علی عبادہ الذین اصطفی ، اما بعد !

تشہد میں انگلی کا اشارہ ائمہ اربعہ اور جمہور سلف کے نزدیک مسنون ہے، اور بکثرت احادیث اس کی سنیت پر شاہد ہیں۔ پھر علماء نے اس کی بھی صراحت فرمائی ہے کہ اشارہ کس طرح ہوگا، کب ہوگا، کب تک ہوگا، وغیرہ ذلک۔

بعض حضرات نے ایک حدیث کی بنا پر اشارہ میں آخر تک حرکت کا عمل اپنا لیا، حالانکہ احادیث سے اس عمل کا ثبوت مشکل ہے، صرف ایک حدیث میں حرکت کا ذکر ہے، اس میں تطبیق دی جائے تو تمام احادیث پر عمل ہو جائے گا، ورنہ کئی احادیث کا ترک لازم آئے گا۔ اور بعض تو قعدہ کی ابتدا ہی سے انگلی کی حرکت شروع کر دیتے ہیں، اس کا تو کوئی ثبوت نہیں، جس حدیث میں حرکت کا ذکر ہے وہ بھی کلمۂ شہادت کے بعد ہے۔

اس مختصر رسالہ میں اشارہ کے بارے میں احادیث جمع کی گئی ہیں، جن سے معلوم ہوگا کہ اشارہ تو سنت ہے، مگر اشارہ کے بعد انگلی کو آخر تک حرکت دیتے رہنا درست نہیں۔

اللہ کرے یہ چند اوراق مفید اور کارآمد ثابت ہوں، اللہ تعالی ان کو قبول فرمائے اور غلط فہمی کو دور فرمائے، اور صحیح طریقہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

تشہد میں انگلی کو حرکت نہ دینا

(۱)......عن عبد الله بن الزبير رضى الله عنه : انه ذكر ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يُشير بِاصبعِه اذا دعا ولا يُحَرِّكُها۔

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: آپ ﷺ اپنی انگلی مبارک سے اشارہ کرتے تھے، اوراس کوحرکت نہیں دیتے تھے۔[۱]

(ابوداؤد(مع بذل)ص۵۴۷ج۴، باب الاشارة فى التّشهّد ، رقم الحديث:۹۸۹)

(۲)......عن عاصم بن كليب الجرمىّ رضى الله عنه عن ابيه عن جده قال : دخلت على النبى صلى الله عليه وسلم وهو يصلّى وقد وضع يده اليسرى على فخده اليسرى ، ووضع يده اليمنى على فخذه اليمنى ، وقبض اصابعه و بسط السّبابة وهو يقول:" يا مُقلِّب القلوب ثبّت قلبى على دينك" ۔(ترمذی ص۱۹۹ج۲، ابواب الدعوات باب [دعاء : يامقلب القلوب ثبت قلبى] رقم الحديث:۳۵۸۷)

ترجمہ:......حضرت عاصم کلیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے،اوروہ اپنے دادا(حضرت شہاب بن مجنون جرمی رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے، اورآپ ﷺ نے اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر، اور دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھا ہوا تھا، اورانگلیاں بند رکھی تھیں، اور شہادت کی انگلی پھیلا رکھی تھی، (یعنی آپ ﷺ قعدہ میں بیٹھے ہوئے تھے)اور یہ دعا پڑھ

---

[۱]......اسی طرح کی ایک روایت ''نسائی شریف''میں بھی آئی ہے:

وكان يشير باصبعه اذا دعا ولا يحرّكها ، الخ۔

(نسائی، باب بسط اليسرى على الركبة ، رقم الحديث:۱۲۷۱)

رہے تھے: ''اے دلوں کو پھیرنے والی ذات میرا دل اپنے دین پر ثابت قدم فرما''۔

تشریح :......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ: آپ نے انگلی مبارک کو نماز کے آخر تک پھیلا رکھا تھا، اس حدیث میں انگلی مبارک کے ہلانے کا ذکر نہیں ہے۔

انگلی کا اشارہ اور صحاح کی احادیث

''مسلم شریف'' کی احادیث

''مسلم شریف'' کی روایت ہے کہ: (تمام حدیثوں میں پوری روایتیں نقل نہیں کی گئی ہیں، صرف مسئلہ سے متعلق جملوں پر اکتفا کیا گیا ہے)

(۱)......وضع یده الیُسری علی رکبته الیسری ' و وضع یده الیمنی علی فخذه الیمنی ' واشار باصبعه۔

(مسلم، باب صفة الجلوس و کیفیة وضع الیدین علی الفخذین ، رقم الحدیث:۵۷۹)

ترجمہ:......آپ ﷺ (قعدہ میں) اپنا بایاں ہاتھ بائیں ران پر اور دایاں ہاتھ دائی ران پر رکھ لیتے، اور اپنی شہادت کی انگلی مبارک سے اشارہ کرتے تھے۔

(۲)......کان رسول الله صلی الله علیه و سلم اذا قعد یدعو ' وضع یده الیمنی علی فخذه الیمنی ' و یده الیُسری علی فخذه الیسری ' واشار باصبعه السّبّابة ' ووضع ابهامه علی اصبعه الوسطی ' ویُلقِم کفّه الیسری رکبته۔

(مسلم، باب صفة الجلوس و کیفیة وضع الیدین علی الفخذین ، رقم الحدیث:۵۷۹)

ترجمہ:......آپ ﷺ جب دعا کے لئے (نماز میں) بیٹھتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھتے، اور شہادت کی انگلی مبارک سے اشارہ فرماتے' جب کہ انگوٹھے کو درمیانی انگلی پر رکھتے اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھتے تھے۔

(۳)......انّ النبی صلی الله علیه و سلم کان اذا جلس فی الصلاة ' وضع یدیه علی رکبتیه ' و رفع اصبعه الیمنی الّتی تلی الابهام ' فدعا بها ' و یده الیُسری علی رکبته [الیسری] باسطُها علیها۔

(مسلم، باب صفة الجلوس و کیفیة وضع الیدین علی الفخذین ، رقم الحدیث:۵۸۰)

ترجمہ:......آپ ﷺ جب نماز میں قعدہ فرماتے تو دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھتے تھے،اور انگوٹھے سے ملی ہوئی دائیں ہاتھ کی انگلی مبارک کو اٹھاتے اور اس سے اشارہ (یعنی دعا) فرماتے ، جب کہ آپ ﷺ کا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر بچھا ہوا ہوتا تھا۔

(۴)......انّ رسول الله صلی الله علیه و سلم کان اذا قعد فی التّشهّد وضع یده الیسری علی رکبته الیسری ' و وضع یده الیُمنی علی رکبته الیمنی ' وعقد ثلا ثه وخمسین ' واشار بالسّبّابة۔

(مسلم، باب صفة الجلوس و کیفیة وضع الیدین علی الفخذین ، رقم الحدیث:۵۸۰)

ترجمہ:......آپ ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تو بائیں ہاتھ بائیں گھٹنے پر، اور دائیں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھا کرتے تھے، اور :۵۳ر کی شکل میں ہاتھ کر لیتے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ فرماتے۔

(۵)......کان [رسول الله صلی الله علیه وسلم] اذا جلس فی الصلوة ' وضع کفّه الیمنی علی فخذه الیمنی ' و قبض اصابعه کلّها ' واشار باصبعه الّتی تلی الابهام ووضع کفّه الیُسری علی فخذه الیُسری۔

(مسلم، باب صفة الجلوس و کیفیة وضع الیدین علی الفخذین ، رقم الحدیث:۵۸۰)

ترجمہ:......آپ ﷺ جب نماز کے قعدہ میں بیٹھتے تو دائیں ہتھیلی کو دائیں ران پر رکھ لیتے تھے، ہاتھ کی سب انگلیوں کو بند کر کے انگوٹھے سے ملی ہوئی انگلی سے اشارہ فرماتے ، جب کہ

بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھا کرتے تھے۔

''ابوداوٗدشریف'' کی احادیث

(۱)......و قبض ثنتين و حلق حلقة و رأيته يقول هكذا ، وحلق بشرٌ الابهام والوسطى، واشار بالسبّابة۔

(ابوداوٗد(مع بذل)ص۴۸۹ج۴، باب كيف الجلوس فى التّشهّد ، رقم الحديث:۹۵۷)

ترجمہ:......اور دوانگلیوں (یعنی چھوٹی انگلی اوراس کے ساتھ والی) کو بند کیا، اور (بیچ والی اورانگوٹھے سے) حلقہ بنایا، اور (راوی فرماتے ہیں کہ:) میں نے ان کو اس طرح اشارہ کرتے ہوئے دیکھا، پھر (اورایک راوی (حضرت) بشر (بن مفضل رحمہ اللہ) نے بیچ کی انگلی اورانگوٹھے سے حلقہ بنایااور شہادت والی انگلی سے اشارہ کیا۔

(۲)......و قبض اصابعه كلّها اشار باصبعه التى تلى الابهام ، الخ۔

(ابوداوٗد(مع بذل)ص۵۴۴ج۴، باب الاشارة فى التّشهّد ، رقم الحديث:۹۸۷)

ترجمہ:......(آپ ﷺ) سب انگلیوں کو بند فرمالیتے،اورانگوٹھے سے ملی ہوئی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔

(۳)......واشار باصبعه ، وارانا عبد الواحد ' واشار بالسّبّابة۔

(ابوداوٗد(مع بذل)ص۵۴۶ج۴، باب الاشارة فى التّشهّد ، رقم الحديث:۹۸۸)

ترجمہ:......(آپ ﷺ)انگلی سے اشارہ کرتے ۔(راوی فرماتے ہیں کہ:حضرت) عبد الواحد نے عملی طور پر کرکے دکھایااور انگلی سے اشارہ کیا۔

(۴)......انّ النبى صلى الله عليه وسلم كان يُشير بِاصبعِه اذا دعا ولا يُحَرِّكُها۔

(ابوداوٗد(مع بذل)ص۵۴۷ج۴، باب الاشارة فى التّشهّد ، رقم الحديث:۹۸۹)

ترجمہ:......آپ ﷺ اپنی انگلی مبارک سے اشارہ کرتے تھے، اوراس کوحرکت نہیں دیتے تھے۔

(۵)......رافعا اصبعه السبابة قد حناها شيئا [۱]

(ابوداؤد(مع بذل)ص۵۵۰ج۴، باب الاشارة فی التّشهّد، رقم الحدیث:۹۹۱)

ترجمہ:......(آپ ﷺ) شہادت والی انگلی اٹھائے ہوئی قدرے جھکی ہوئی (میں نے

---

[۱]......''ابوداؤدشریف'' کی روایت کے الفاظ ہیں:''**واضعا ذراعه اليمنى على فخذه اليمنى، رافعا اصبعه السبابة قد حناها شيئا**''۔اور''نسائی شریف''میں بھی یہ الفاظ آئے ہیں۔

(نسائی، باب احناء السبابة فی الاشارة، رقم الحدیث:۱۲۷۵)

ان دونوں حدیثوں میں''ذراع'' کا لفظ آیا ہے، یہاں''ذراع'' سے مراد کلائی والا حصہ ہے، یعنی ہاتھ کا وہ حصہ جو گھٹنہ پر رکھا جاتا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ کہیں''ذراع'' بول کر صرف کلائی کے شروع کا حصہ مراد ہوتا ہے۔یہیں سے''بخاری شریف'' کی اس حدیث کا مطلب بھی واضح ہوجاتا ہے کہ جس میں ہے کہ: آپ ﷺ اپنے دائیں ذراع کو بائیں ذراع پر نماز میں باندھتے تھے، یعنی اپنی دائیں کلائی کے حصہ سے بائیں کلائی کا حصہ پکڑتے تھے۔بعض حضرات نے''بخاری شریف'' کی حدیث سے نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنے پر استدلال کیا ہے کہ''ذراع'' کہنی تک کے ہاتھ کو کہتے ہیں، اس وجہ سے حدیث کا مطلب یہ ہے کہ: آپ ﷺ ایک کہنی تک کا پورا حصہ دوسری کہنی کے پورے حصہ پر رکھتے تھے، اور یہ اس وقت ہوگا جبکہ ہاتھ کو سینہ پر باندھا جائے۔(غالبا''بخاری شریف'' کی یہ روایت مراد ہو:''**كان الناس يؤمرون ان يضع الرجل اليد اليمنى على ذراعه اليسرى**''۔بخاری، باب وضع اليمنى على اليسرى فى الصلوة، رقم الحديث:۷۴۰) مگر''ابوداؤد''اور''نسائی شریف'' کی روایت نے معاملہ صاف کردیا کہ''ذراع'' کا اطلاق عربی زبان میں ہاتھ کے ایک جز اور ایک حصہ پر بھی ہوتا ہے، اس وجہ سے''بخاری شریف'' کی حدیث کا مطلب بھی یہی ہوگا کہ: آپ ﷺ ایک کلائی کو دوسری کلائی پر باندھتے تھے۔جو حضرات اس کو تسلیم نہ کریں تو''ابوداؤد''اور''نسائی شریف'' کی اس حدیث کی روشنی میں تشہد کی حالت میں کہنی تک کا حصہ ان کو اپنی ران پر رکھنا چاہیے۔

(ارمغان حق ص۲۰۳ج۲، بتصرف قلیل)

دیکھی)۔

''ترمذی شریف'' کی احادیث

(۱)...... واشار باصبعه يعنى السّبابة۔

(ترمذی، باب منه ایضا (باب کیف الجلوس فی التشهد؟)، رقم الحدیث:۲۹۳)

ترجمہ:......اور (آپ ﷺ نے) اپنی انگلی سے اشارہ کیا، یعنی شہادت کی انگلی سے۔

(۲)...... ورفع اصبعه التى تلى الابهام [اليمنى] يدعو بها، الخ۔

(ترمذی، باب ما جاء فی الاشارة، رقم الحدیث:۲۹۴)

ترجمہ:......اور (آپ ﷺ نے) اپنی اس انگلی کو اٹھایا جو انگوٹھے سے ملی ہوئی تھی، اور دعا کی، (یعنی کلمۂ شہادت پڑھا)۔

(۳)...... وقبض اصابعه و بسط السّبابة وهو يقول۔

(ترمذی، ابواب الدعوات، باب [دعاء: یامقلب القلوب ثبت قلبی] رقم الحدیث:۳۵۸۷)

ترجمہ:......اور انگلیاں بند رکھی تھیں، اور شہادت کی انگلی پھیلا رکھی تھی، (یعنی آپ ﷺ قعدہ میں بیٹھے ہوئے تھے) اور یہ دعا پڑھ رہے تھے۔

''نسائی شریف'' کی احادیث

(۱)...... كان رسول الله صلى الله عليه وسلم : اذا جلس فى الثنتين أو فى الاربع يضع يديه على ركبتيه ثم اشار باصبعه۔

(نسائی، باب الاشارة بالاصبع فی التشهد الاول، رقم الحدیث:۱۱۶۲)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ جب دو یا چار رکعت میں بیٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھتے، پھر اپنی انگلی سے اشارہ فرماتے۔

(۲)......وعقد ثنتين الوسطى والابهام وأشار۔

ترجمہ:......(آپ ﷺ) درمیانی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ کرتے اور اشارہ فرماتے۔

(نسائی، باب صفة الجلوس فى الركعة التى تقضى فيها الصلاة ، رقم الحديث:۱۲۶۴)

(۳)......واشار بالسّبّابة يدعوبها۔(نسائی، باب موضع الذراعين ، رقم الحديث:۱۲۶۵)

ترجمہ:......(آپ ﷺ نے) دعا کے وقت (یعنی کلمۂ شہادت پڑھتے ہوئے) سبابہ سے اشارہ کیا۔

(۴)......وقبض ثنتين وحلّق ، ورأيته يقول : هكذا ، واشار بشرٌ بالسّبابة من اليمنى وحلّق الابهام والوسطى۔(نسائی، باب موضع المرفقين ، رقم الحديث:۱۲۶۶)

ترجمہ:...... اور (آپ ﷺ نے) دونوں چھوٹی انگلیاں بند کیں، اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنایا، اور میں نے حضور ﷺ کو اس طرح اشارہ کرتے ہوئے دیکھا۔ (راوی حدیث حضرت بشر بن مفضل رحمہ اللہ) نے بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر دائیں ہاتھ کی سبابہ سے اشارہ کر کے دکھایا۔

(۵)......وأشار بالسّبّابة۔(نسائی، باب موضع الكفين ، رقم الحديث:۱۲۶۷)

ترجمہ:......(آپ ﷺ نے) سبابہ سے اشارہ کیا۔

(۶)......وقبض يعنى اصابعه كلها وأشار باصبعه التى تلى الابهام۔

(نسائی، باب قبض الاصابع من اليد اليمنى دون السبابة ، رقم الحديث:۱۲۶۸)

ترجمہ:......اور (آپ ﷺ) سب انگلیوں کو بند کر لیتے اور انگوٹھے سے جو ملی ہوئی انگلی ہے اس سے اشارہ کرتے۔

(۷)......ثم قبض اثنتين من اصابعه وحلق حلقة ' ثم رفع اصبعه فرأيته يحرّكها

یدعو بھا۔

(نسائی، باب قبض الثنتین من اصابع الید الیمنی وعقد الوسطی والابہام منھا ، رقم الحدیث: ۱۲۶۹)

ترجمہ:......پھر (آپ ﷺ نے) دو انگلیاں بند کیں اور (درمیانی انگلی اور انگوٹھے سے) حلقہ بنا لیا، پھر اپنی (شہادت کی) انگلی اٹھائی، (راوی فرماتے ہیں کہ:) میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ: اس انگلی کو دعا (یعنی کلمۂ شہادت پڑھتے) وقت حرکت دیتے تھے۔

(۸)......ورفع اصبعه الّتی تلی الابہام فدعا بھا ، الخ۔

(نسائی، باب بسط الیسری علی الرکبة ، رقم الحدیث:۱۲۷۰)

ترجمہ:......(آپ ﷺ) اشارہ کے وقت اپنی اس انگلی کو اٹھاتے جو انگوٹھے سے ملی ہوئی ہے۔

(۹)......کان یشیر باصبعه اذا دعا ولا یحرّکھا ، الخ۔

(نسائی، باب بسط الیسری علی الرکبة ، رقم الحدیث:۱۲۷۱)

ترجمہ:......(آپ ﷺ) اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے جس وقت دعا کرتے (یعنی قعدہ میں کلمۂ شہادت پڑھتے) اور انگلی کو حرکت نہیں دیتے تھے۔

(۱۰)......و یشیر باصبعه ۔(نسائی، باب الاشارة بالاصابع فی التشھد ، رقم الحدیث:۱۲۷۲)

ترجمہ:......(آپ ﷺ) اپنی انگلی سے اشارہ کرتے۔

(۱۱)......عن ابی ھریرہ رضی الله عنه : ان رجلا کان یدعو باصبعیه ، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم : احّدْ احّدْ۔

(نسائی، باب النھی عن الاشارة باصبعین و بایّ اصبع یشیر ، رقم الحدیث:۱۲۷۳)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ایک صاحب اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ایک انگلی سے اشارہ کرو، ایک انگلی سے اشارہ کرو۔

(۱۲)......عن سعد رضی الله عنه قال : مر عَلَيَّ رسول الله صلى الله عليه وسلم ، و انا ادعو باصابعي ، فقال : احّد احّد واشار بالسبابة۔

(نسائی، باب النهی عن الاشارة باصبعين و بایّ اصبع يشير ، رقم الحديث:۱۲۷۴)

ترجمہ:......حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: میرے پاس سے رسول اللہ ﷺ گذرے، جبکہ میں اپنی انگلیوں سے اشارہ کررہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ایک انگلی سے اشارہ کرو، ایک انگلی سے اشارہ کرو، اورشہادت کی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا (کہ اس انگلی سے اشارہ کرو)۔

(۱۳)......رافعا اصبعه السبابة ' قد احناها شيئا وهو يدعو۔

(نسائی، باب احناء السبابة فی الاشارة ، رقم الحديث:۱۲۷۵)

ترجمہ:......(حضرت نمیر الخزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ:) دعا (یعنی کلمۂ شہادت پڑھتے) وقت شہادت کی انگلی کو اٹھا کر اور تھوڑا سا جھکا کر رکھ دیا۔

ابن ماجہ شریف کی احادیث

(۱)...... ويشير باصبعه۔ (ابن ماجہ، باب الاشارة فی التشهد ، رقم الحديث:۹۱۱)

ترجمہ:......(حضرت نمیر الخزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے آپ ﷺ کو دیکھا) انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے۔

(۲)...... و قد حلّق الابهام والوسطی ورفع التی تلیهما یدعوا بها فی التشهد۔

(ابن ماجہ، باب الاشارة فی التشهد ، رقم الحدیث:۹۱۲)

ترجمہ:......(حضرت عاصم بن کلیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ:) درمیانی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر پاس والی انگلی کو اٹھایا، اور اس سے تشہد میں دعا مانگی، (یعنی کلمۂ شہادت پڑھا)۔

(۳)......ورفع اصبعه الیمنی التی تلی الابهام فیدعوا بها ، الخ۔

(ابن ماجہ، باب الاشارة فی التشهد ، رقم الحدیث:۹۱۳)

ترجمہ:......(آپ ﷺ) دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو اٹھاتے اور اس سے دعا مانگتے ، (یعنی کلمۂ شہادت پڑھتے)۔

صحاح کی کتابوں کی کل :۲۹/حدیثیں اور صرف ایک میں حرکت کا ذکر

یہ صحاح کی پانچ کتابوں کی کل :۲۹/حدیثیں ہیں، ان میں صرف ایک روایت میں اشارہ کے وقت انگلی کی حرکت کا بیان ہے، اور دو روایتوں میں حرکت کی صاف نفی ہے، اور بقیہ ۲۶/روایتیں خاموش ہیں۔ اگر حرکت ہوتی تو ان ۲۹/روایتوں میں کم از کم دس پندرہ روایتوں میں تو اس کا ذکر ہوتا، اور جس ایک روایت میں حرکت کا ذکر ہے، محدثین نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ: اشارہ کے وقت شہادت کی انگلی اٹھی اور انگوٹھا اور بقیہ انگلیوں سے حلقہ بنا، پھر اشارہ کے بعد شہادت کی انگلی کو جھکایا تو یہ حرکت ہوئی، اسی کا ذکر اس ایک حدیث میں۔ اس مطلب سے تمام روایتوں میں تطبیق ہو جاتی ہے۔ اگر حرکت والی ایک روایت کو لیں تو دو روایتوں کے تو صراحۃً خلاف عمل ہوگا، اور بقیہ:۲۶/روایتوں میں بھی اس کا ذکر نہیں، اس لئے دلالۃ النص سے ان کا بھی خلاف لازم آئے گا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ کے کلام سے بھی اسی طرح کی تطبیق معلوم ہوتی ہے:

''فیحتمل ان یکون المراد بالتحریک الاشارة بها لا تکریر تحریکها ' فیکون موافقا لروایة ابن الزبیر ، والله تعالی اعلم''۔

(سنن کبری بیہقی ص۱۸۹ج۲، باب من روی انه اشار بها ولا یحرکها ، تحت رقم الحدیث: ۲۷۸۷)

اشارہ کے طریقے

اشارے کے تین طریقے ہیں:

(۱)......دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر ترپین کا عقد بنا کر رکھے۔ترپن کا عقد اس طرح بنتا ہے کہ: چھوٹی اور بیچ کی اور ان کے درمیان کی: تین انگلیاں بند کرلے، اور شہادت کی انگلی سیدھی رکھے، اور انگوٹھا اس کی جڑ میں لگائے۔

(۲)......چھوٹی اور اس کے پاس والی: دو انگلیاں بند کرے، اور درمیانی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے، اور جب اشارہ کا وقت آئے تو شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے۔

(۳)......تمام انگلیوں کی مٹھی بنالے اور بوقت اشارہ شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے۔

یہ تینوں صورتیں درست ہیں۔(تحفۃ الالمعی ص۸۸ج۲، باب ما جاء فی الاشارة)

خاتمہ......کیا اشارہ بدعت ہے؟

جمہور سلف وخلف کا اتفاق ہے کہ تشہد میں اشارہ مسنون ہے، اور اس کی مسنون ہونے پر بہت سی احادیث آئی ہیں، البتہ چونکہ حنفیہ کی ''ظاہر الروایۃ'' (جامع صغیر، جامع کبیر، سیر کبیر، سیر صغیر، زیادات اور مبسوط) اور متون معتبرہ میں اشارہ بالسبابہ کا ذکر نہیں ملتا، نہ نفیاً نہ اثباتاً، اس لئے بعض متأخرین نے اشارہ کو غیر مسنون قرار دیا، بلکہ ''خلاصۂ کیدانی'' میں اسے بدعت تک کہا گیا۔

اشارہ بالسبابہ کے مسنون ہونے میں ادنی شک نہیں، کیونکہ اس کی روایات حد شہرت کو پہنچی ہوئی ہیں۔ حضرت ابن عبد البر مالکی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ: اشارہ کے مسنون ہونے میں کسی کے یہاں کوئی اختلاف نہیں۔ (الاستذکار ص ۴۷۸ ج ۱)

جہاں تک حنفیہ کی ظاہر الروایۃ کی کتابوں میں اشارہ کے نہ ہونے کا تعلق ہے، سو اس کی وجہ سے احادیث صحیحہ پر عمل کو چھوڑنا کسی طرح صحیح نہیں۔ نیز امام محمد رحمہ اللہ نے مؤطا میں اشارہ کی حدیث ذکر کی ہے:

''كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس....... واشار باصبعه التى تلى الابهام ، الخ''۔

(مؤطا امام محمد ص ۱۰۸، باب العبث بالحصى فى الصلوة۔ مترجم ص ۸۹، رقم الحديث :۱۴۵)

اور فرمایا ہے کہ : قال محمد : وبصنيع رسول الله صلى الله عليه وسلم نأخذ وهو قول ابى حنيفة''، اس تصریح کے بعد کسی قسم کے شبہ کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے۔

اسی طرح ''کتاب الامالی'' جو امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی ہے، اس میں اشارہ کا تذکرہ موجود ہے۔

رہی ’’خلاصۂ کیدانی‘‘ والی بات تو سو وہ فقہ حنفی کی کوئی معتبر کتاب نہیں، یہ ایک چھوٹی سی کتاب ہے، اس میں نماز کے اہم اور ضروری مسائل لکھے گئے ہیں، مسائل ضعیفہ بھی ہیں، بلکہ اس کے مصنف بھی غیر معروف ہیں، بلکہ ان کا نام تک بھی معلوم نہیں۔ علامہ شامی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ: صرف اس کتاب کو دیکھ کر فتوی دینا جائز نہیں۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ: ہمیں ان سے حسن ظن ہے، اس وجہ سے ان کی تکفیر نہیں کرتے، ورنہ جو شخص ’’ما ثبت بالسنة ‘‘ کو حرام قرار دے اس کی تکفیر میں کوئی شبہ نہیں، ایسا آدمی مستحق تکفیر ہے، مگر ان کے کلام میں احتمال ہے، تأویل بھی کی جاسکتی ہے، اس لئے تکفیر کا فتوی نہیں دیا جاسکتا۔

دراصل منکرین اشارہ کو جس شخصیت کے فتوی سے سب سے زیادہ تقویت ملی وہ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ ہیں، انہوں نے اپنے مکتوبات میں اشارہ کے مسنون ہونے سے انکار کیا ہے، اور اس پر طویل بحث کی ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

(۱)......اشارہ کی احادیث مضطرب المتن ہیں، کیونکہ اشارہ کی ہیئتوں کے بیان میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے، اور اگر اضطراب کی بنا پر حنفیہ قلتین کی حدیث کو رد کر سکتے ہیں تو اشارہ کی احادیث کو بھی رد کیا جاسکتا ہے۔ (دفتر اول، مکتوب: ۳۱۲)

جواب:......لیکن انصاف کی بات یہ ہے کہ: حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کی جلالت قدر اور علو شان کے باوجود اس مسئلہ میں ان کی تائید نہیں کی جاسکتی، اس لئے کہ حق ان کے ساتھ نہیں۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ حضرت مجدد صاحب رحمہ اللہ کے استدلال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ہیئت اشارہ کے بارے میں روایات میں جو اختلاف ہے اسے اضطراب نہیں کہا جاسکتا، کیونکہ اضطراب اس وقت ہوتا ہے جبکہ حدیث ایک ہی

ہواوراس کے الفاظ میں کوئی نا قابل تطبیق اختلاف پایا جاتا ہو، اور یہاں یہ صورت نہیں، بعض لوگوں نے :۲۳؍ کا عقد اختیار کیا ہے اور بعض حضرات نے :۵۳؍ کا، یہ کیفیات کا اختلاف ہے، نفس اشارہ کا اختلاف نہیں، اور یہاں اختلاف ایک حدیث کے الفاظ کا نہیں، بلکہ متعدد صحابۂ کرام کی روایات کا اختلاف ہے، اوراس اختلاف کی بنا پر تمام روایات کی اس قدر مشترک کورد نہیں کیا جاسکتا کہ اشارہ مسنون ہے، جبکہ اس قدر مشترک کا ثبوت بھی شہرت کے ساتھ ہے۔اس کے علاوہ اس کے مسنون ہونے پر اجماع بھی ہے۔ پھر جہاں تک اس کی مختلف ہیئتوں کا تعلق ہے وہ درحقیقت واقعات و زمانہ کا اختلاف ہے کہ کبھی آپ ﷺ نے ایک ہیئت سے اشارہ فرمایا اور کبھی دوسری ہیئت سے، اس اختلاف کو محدثین کی اصطلاح میں اضطراب نہیں کہا جاتا۔

اور اشارہ کی جو ہیئتیں احادیث میں ثابت ہیں ان میں سے ہر ایک پر عمل کرنا جائز ہے، لیکن ہمارے نزدیک ترجیح اس کو حاصل ہے کہ انگوٹھے اور درمیانی انگلی سے حلقہ بنا کر شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا جائے۔

(۲)......اشارہ کا قول نوادر میں ہے روایات اصول میں نہیں ہے، (ظاہر الروایۃ میں نہیں)۔

جواب یہ ہے کہ:......نوادر اور روایات اصول میں تعارض جب ہوتا کہ اصول میں نوادر کے خلاف ہوتا، جبکہ اصول میں یہ مسئلہ ہے ہی نہیں تو تعارض کا سوال نہیں۔

(۳)......اشارہ سے منع کرنے والے مشائخ ہیں۔

جواب یہ ہے کہ:......منع کرنے والے مشائخ کے مقابلہ میں ان فقہاء کا ذکر کیا جائے جو اشارہ کو سنت قرار دیتے ہیں۔اس میں امام محمد امام ابو یوسف رحمہما اللہ جیسے فقہاء کے علاوہ

شمس الائمہ حلوانی، علامہ کاسانی، امام ابن ہمام، علامہ خوارزمی، علامہ بابرتی، علامہ نسفی، علامہ بدرالدین عینی، علامہ عمر بن نجیم، علامہ حلبی، ملا علی قاری، علامہ قہستانی (رحمہم اللہ) وغیرہم ہیں۔

(۴)......اشارہ نماز میں سکون اور وقار کے منافی ہے۔

جواب یہ ہے کہ:......نماز کی بنا رسول اللہ ﷺ کی اتباع پر ہے، جہاں آپ ﷺ سے حرکت منقول ہے وہاں حرکت اصل ہے، اور جہاں سکون منقول ہے وہاں سکون اصل ہے۔ کیا نماز میں ہاتھ اٹھانا، رکوع، سجدہ، قومہ، جلسہ میں انتقالات نہیں ہیں؟ ان میں بھی حرکت ہوتی ہے، کیا ان افعال کو سکون کے منافی سمجھ کر چھوڑ دیا جائے گا؟

(۵)......اشارہ کے مکروہ ہونے پر فتوی ہے، تو ہم مقلدوں کو یہ حق نہیں کہ احادیث کے مقتضاء پر عمل کر کے اشارہ کرنے کی جرأت کریں۔

جواب یہ ہے کہ:......فتاوی غرائب، فتاوی غیاثیہ، فتاوی ولوالجیہ، کے مصنفین کی تقلید نہیں ہے، یہ تو خود مقلد ہیں، ائمہ مجتہدین کی تقلید ہوتی ہے، اور انہوں نے اشارہ کو سنت قرار دیا ہے۔

ان کے علاوہ چند اور بھی اشکالات ہیں۔ طوالت کے خوف سے اسی پر اکتفا کرنا مناسب سمجھا گیا۔

اشارہ کے متعلق چند مفید باتیں

(۱)......اشارہ کے مسئلہ پر تقریباً تیس رسائل لکھے گئے ہیں

علمائے احناف نے تقریباً تیس رسائل اشارہ کے ثبوت میں لکھے ہیں،، مثلاً: قاضی ثناء اللہ پانی پتی، شیخ محمد عبدالعزیز صاحب، ملاعلی قاری، علامہ شامی وغیرہ رحمہم اللہ۔ بلکہ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کے رفقاء میں سے حضرت شیخ محمد صادق اور شیخ محمد سعید رحمہما اللہ (جو حضرت کے پوتے ہیں، انہوں نے بھی حضرت مجدد صاحب رحمہ اللہ کے رد میں) دو مستقل رسالے لکھے ہیں۔

(۲)......انگشت شہادت کو سبابہ کہنے کی وجہ

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے یہ بات لکھی ہے کہ: مخالف سے جھگڑا کرتے وقت گالی دے کر اسی انگلی سے دشمن کی جانب اشارہ کیا جاتا ہے، اس وجہ سے اس کا نام ''سبابہ'' پڑ گیا۔

اس کا نام 'مسبحہ' بھی ہے، کیونکہ اس کے ذریعہ توحیداور اللہ تعالی کی پاکی کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے، اور اللہ تعالی کی پاکی بیان کرنا تسبیح ہے، لہذا اس انگلی کو''مسبحہ'' بھی کہا جاتا ہے، اور التحیات میں کلمہ شہادت پر اس انگلی کو اٹھا کر اشارہ کیا جاتا ہے، اس لئے اس کو انگشت شہادت بھی کہا جاتا ہے۔

(۳)......انگلی اٹھانے کی مقدار اور جہت قبلہ کا رخ

انگلی کو بالکل اس طرح سیدھی نہ اٹھائے کہ رخ آسمان کی طرف ہوجائے، اور قبلہ کی طرف مائل ہی نہ رہے، نسائی میں (ص۱۷۳ ر پر) روایت کے الفاظ یوں ہیں:'' واشار باصبعه التی تلی الابهام فی القبلة'' معلوم ہوا کہ اشارہ قبلہ کی جانب ہونا چاہئے۔

(۴)......اشارہ کے بعد حلقہ کھول دیا جائے یاباقی رکھا جائے؟

اشارہ کے بعد حلقہ کھول دیا جائے یا باقی رکھا جائے؟ بعض علماء کی تحقیق یہ ہے کہ: کھول دیا جائے، علامہ شرنبلالی رحمہ اللہ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

(حاشیہ طحطاوی علی مراقی ص۱۸۰ ج۱)

اور ملا علی قاری اور دوسرے محققین فقہاء احناف رحمہم اللہ کی تحقیق یہ ہے کہ: انگلیوں کو اخیر تک ایسے ہی رکھا جائے، کھولنے کی ضرورت نہیں۔ (مرقات ص۴۴۲ ج۳)

انگلی اٹھانے کے بعد جھکائی جائے یا نہیں؟ اس میں روایات میں اختلاف ہے:

(۱)......بعض حضرات کہتے ہیں کہ: جھکا دی جائے۔

(۲)......بعض علماء کی تحقیق یہ ہے کہ: ایسے ہی رکھی جائے، جھکانے کی ضرورت نہیں۔

(۳)......بعض علماء نے ایک تیسرا قول درمیان کا ذکر کیا ہے کہ: کچھ جھکا دو، بالکلیہ جھکانے کی ضرورت نہیں۔ یہ درمیانی صورت اولی ہے۔ (معارف السنن ص۱۰۶ ج۳)

نوٹ:......خاتمہ میں درج ذیل کتابوں سے استفادہ یا گیا ہے:

(۱)......شرح مسلم ص۱۶۸ ج۲۔

(۲)......درس ترمذی ص۶۲ ج۲۔

(۳)......دروس مظفری ص۲۵۱ ج۳۔

(۴)......الرفیق الفصیح لمشکوۃ المصابیح ص۲۰۰ ج۷، باب التشهد۔